قرآن مجید کی نگاہ میں حجاب وعفاف کی ضرورت

اشرف حسین سراج[۱] (پاکستان) - محمد عسکری ممتاز (پاکستان)

اشاریہ:

حجاب وعفاف قرآنی احکامات میں سے ہونا صریح امر ہے، رسول اکرم اور آئمہ اطہار کی سیرت اور تعلیمات کی رو سے بھی حجاب و عفاف کی اہمیت عیاں ہوتی ہے۔ لیکن مغرب حجاب و عفاف کوآزادی اور ترقی کی راہ میں رکاوٹ سمجھتاہے۔ مغرب کی طرف سے انسانی معاشروں میں بدحجابی اوربے حیائی کوعام کرنے کے لئے طرح طرح کی سازشیں ہوتی آرہی ہیں۔ جس کی وجہ سے انسانی معاشرہ دن بہ دن اخلاقی طورپر تنزلی کی طرف بڑھ رہاہے۔

مغرب آج بھی عورت کے حقوق اورآزادی کاراز بدحجابی اور میرا جسم میری مرضی کی منطق کو قرار دینے پرتلا ہواہے۔ جبکہ قرآنی آیات کے مطابق عورت کے حقوق اور حقیقی آزادی کا راز حجاب وعفاف میں پنہاں ہیں۔

قرآن مجید انسانی معاشرے کے لئے ایک کامل ضابطہ حیات ہے، جن کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے سے ہی انسانی معاشرے میں حقوق اور حقیقی آزادی مل سکتی ہے۔ اس میں بھی کوئی شک نہیں ہے کہ اسلامی احکامات اور قوانین کا منبع قرآن مجید ہی ہے، لہٰذا یہاں پر ہم اپنے علمی بساط کے مطابق قرآن واحادیث کی روشنی میں حجاب وعفاف کی ضرورت کوثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

بنیادی الفاظ: حجاب وعفاف، قرآنی احکامات، مغرب، حقوق، آزادی، آیات، احادیث

۱. (ایمفل سٹوڈنٹ) a.seraaj۵۱۲@gmail.com

مقدمہ

عالمی سطح پرآزادی اور حقوق بشر کے موضوع پر جن مفاہیم پر بحث رہی ہےان میں حجاب وعفاف کے مفاہیم بھی شامل رہے ہیں۔اور جتنی بھی غیر اسلامی تحریکیں آزادی اور حقوق بشر کے عنوان سے چلی ہیں، ان میں حجاب وعفاف کو ہی عورت کی آزادی اور حقوق کے منافی گردانے کی کوشش کی گی ہے، مگر اسلام حجاب وعفاف میں ہی عورت کو محفوظ اور صاحب کرامت وفضیلت جانتا ہے۔

لفظ حجاب وعفاف کی لغوی واصطلاحی تحلیل

کسی بھی علمی مطلب کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ پہلے اس مطلب میں استعمال ہونے والے کلیدی الفاظ اور اصطلاحات کے معنی سے قاری خوبی آگاہ ہو، وگرنہ بغیر آشنایی کے کسی مطلب کو سمجھنے کی کوشش کرنا اس شخص کی طرح بے ثمر ہوگا کہ جو رات بھر لیلیٰ، مجنون کی کہانی سنتا رہا مگر یہ جان نہ سکا کہ کون مرد ہے اور کون عورت۔ لہٰذا اس خطرے سے بچنے یا عام قارئین کی فہم کو آسان تر کرنے لیے اپنے موضوع کے عنوان کے لیے منتخب الفاظ کا تحلیلی جایزہ ضروری سمجھتے ہیں۔

حجاب کا لغوی معنی: مانع، حایل، چھپانا، جدایی ڈالنا (طریحی ۱۳۷۵۔ج۲، ص۳۴۔ابن منظور ۱۴۱۴ق، ج۱، ص۲۹۸)

لغوی تعریف: اصل الحاب الستر الحایل بین رایي المری، حجاب وہ حایل پردہ ہے جو دیکھنے والے اور دیکھی جانے والی شی کے درمیان واقع ہو جایے۔ (طریحی، ۱۳۷۵، ج۲، ص۳۴)

حجاب علم عرفان کی اصطلاح میں: خالق اور مخلوق کے درمیان فاصلے کو حجاب نام دیا جاتا ہے، محی الدین عربی کے ایک کلام سے بظاہر ان کا مراد یہی معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک چیز کا وجود اس کا حق سے "حجاب" ہے اور اسے " عام حجاب" کا نام رکھا گیا ہے۔ (الفتوحات المکیۃ، ج۴، ص۲۵۷) لیکن یہ مطلب کہ ہر ایک چیز کا وجود اس کا حق سے حجاب ہے، دوسرے عرفا کے کلام میں بھی نظم ونثر کی صورت میں پایا جاتا ہے: حافظ شیرازی کہتے ہیں:

تو خود حجاب خودی حافظ از میان بر خیز خوشا کسی کہ در این راہ بی حجاب رود

حافظ تم خود اپنا حجاب ہو درمیان سے اٹھنا، وہ خوش قسمت ہے، جو اس راہ میں بے حجاب چلتا ہے۔ (شیرازی)

حجاب عرف عام اور علم فقہ کی اصطلاح میں: ایک خاص قسم کا لباس جو خواتین کے ہاتھ، پاوں اور چہرے کے علاوہ باقی سارے بدن کو ڈھانپ لیتا ہے۔ (معجم لغۃ الفقھا، ذیل حجاب)

نیز لفظ حجاب خواتین کے اس خاص قسم کے لباس کے لیے استعمال ہو جانا نسبتا جدید ہے، چونکہ قرآن نے اس لباس کو جلباب سے تعبیر کیا ہے۔

لفظ عفاف کا لغوی معنی: حرام سے بچنا، ناروا اور ناپسندیدہ کاموں کے مقابلے میں خوداری دیکھنا (منتہی لاریب)

حجاب اور عفاف میں فرق

عفاف ایک روحانی کیفیت ہے جو مرد، و عورت دونوں میں پایی جانی چاہیے تاکہ دونوں خاص قسم کی اخلاقی برائیوں سے بچ سکیں، جبکہ حجاب ایک اسلامی لباس کا نام ہے جو صرف خواتین سے مخصوص ہے تاکہ اس کے زریعے سے اپنی زینت اور محاسن کو نامحرموں سے چھپا سکے۔

عفاف کا متضاد لفظ: قرآن مجید کی سورہ احزاب آیت ۳۳ میں عفاف کے مقابلے میں لفظ تبرج آیا ہے "ولا تبرجن تبرج الجاھلیہ "جس کا معنی زینت کو مردوں کے سامنے آشکار کرنا یا بن ٹھن کر محاسن کو نامحرم کے لیے دیکھانا ہے۔ (منتہی لاریب۔ قطر المحیط) ۔

دوسرے الفاظ میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ عورت کا اپنی زینت اور محاسن کو شہوت کے قصد سے مردوں کے سامنے ظاہر کرنے کو تبرج کہا گیا ہے۔

حجاب و عفاف اسلام سے پہلے

اسلام سے پہلے کی اقوام میں بھی خواتین کے پردے کا رواج تھا، جیسے عیسایی اور یہودی خواتین کے سر کے بال چھپانے کو اہمیت دیتے تھے اور اس کو خواتین کی عفت کی نشانی سمجھتے تھے، عیسایی الھیات کا عالم، ترتولیانوس (متوفی ۲۲۵م) کی حجاب کے بارے میں لکھی گیی کتاب میں عیسایی عورتوں کے کپڑے پہننے، سر کے بال چھپانے، زینت کرنے، اور چلنے کے طریقے میں مشرک عورتوں کے شبیہ نہ ہونے کو لازم قرار دیتا ہے۔ اور بیسویں صدی میں آرتھوڈوکس یہودیوں کا ایک گروہ بھی خواتین کے سر کے بالوں کو ڈھانپنے کی تاکید کرتا ہے۔ اس کے علاوہ اسلام سے پہلے قریش اور ھوازن کے مابین ایک خونی جنگ اسی پردے کی وجہ سے ہویی ہے۔ (عقد الفرید، ج ۲، ص ۲۶۸)

تین قسم کے رویوں سے قرآن نے روکا ہے

نگاہ بازی: جیسے صنف مخالف کے سراپے کو نہارا جانااور یوں ظاہر کیاجانا کہ دیکھنے والا حسن وجمال کافرفتہ ہواہے تاکہ اپنی طرف مایل کرسکے۔ اس برایی سے بچنے کے لیے قرآن میں "یغضضن من ابصارھن" کا حکم آیاہے۔

اظہار شرمگاہ: فحش حرکات وسکنات اور حیلے بہانے سے شرمگاہ کو اظہار کرنے سے اسلام نے روکاہے اس سے بچنے کے لیے قرآن واحادیث میں حفظ فروج اور حجاب کا حکم آیاہے۔ ویحفظن فروجھن

عشوہ و ادا: دیکھاکر شوہر کے علاوہ دیگر مردوں کو اپنی طرف مایل کرنے سے بھی اسلامی نے سختی سے روکاہے۔اوراس کے روک تھام کے لیے قرآن میں زمین پرپاوں کوآہستہ رکھنے کا حکم آیاہے، جس کے لیے مناسب لباس حجاب ہی کو قرار دیاہے۔ "ولایضر بن بار جلھن لیعلم مایخفین من زینتھن"

اس سے یہ معلوم ہو جاتاہے کہ اسلام میں انھیں تین رویوں سے بچنے، اور بچانے کا نام حجاب وعفاف ہے جس کی وجہ سے ان تین رویوں میں پاکیزگی اور شاہستگی اختیار کرنے پر ضرور دیتاہے، تاکہ مرد وعورت کی تعمیری سوچ اور فکر کے ذریعے سے انسانی معاشرہ مادی اور معنوی دونوں لحاظ سے تکامل کی طرف گامزن رہے۔

اسلامی حجاب اور روشن خیالوں کی غلط فہمی

مسلمانوں کے بعض معاشروں میں محض علاقایی وقبایلی تصورات کی بناپر یابعض شدت پسنداسلامی دانشوروں نےقرآن مجید کی بعض آیات کو سیاق وسباق کالحاظ رکھے بغیر سرسری طورپر حکم لگاکر حجاب میں شدت اختیار کیاہے، جیسے قرآن مجید کی وہ آیات جو فقط امہات المومنین کے لیے نازل ہویی ہیں ان آیات کو عام مسلمانوں کی خواتین کے لیے بھی قرار دے کر گھر کی دہلیز سے باہر قدم رکھنے نہیں دیتے حتی کہ تعلیم وتربیت اور تمام تر تعمیری واجتماعی امور سے بھی محض اس لیے دور رکھتے ہیں کہ اسلام نے عورت کو گھر میں ہی رہنے کا حکم دیاہےاور مرد وکے شانہ باشانہ کام کرنے سے روکاہے۔جس کی وجہ سے اکثر غیر مسلم دانشوراور بعض روشن خیال مسلم دانشور، اسلامی حجاب کو عورت کے حقوق کے منافی سمجھ بیٹھے ہیں ۔حالانکہ اسلام نے عورت کو گھر میں پڑے رہنے کا حکم نہیں دیاہے بلکہ مذکورہ تین رویوں میں خوداری کے ساتھ معاشرے میں تعمیری وملی کاموں کوانجام دے سکتی ہے۔اور نہ ہی قرآن وسیرت میں ایسی کویی بات ملتی ہے جو عورت کو دینی، اجتماعی، اور ملی امور میں مداخلت کی نفی کی گی ہو۔

حجاب وعفاف پر واضح دلالت

قرآن مجید میں مسلمان عورتوں پر پردہ واجب ہونے کا حکم اس قدر صاف اور واضح ہے، کہ جس کو سمجھنے کے لیے سنت اور احادیث سے مدد لینے کی ضرورت بھی پیش نہیں آتی ہے۔ لہٰذا حجاب وعفاف کی اہمیت کو قرآن مجید کی دو، تین آیات کی روشنی میں مختصر طور پر بیان کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔

(ا) سورہ اعراف آیت

يَا بَنِي آدَمَ قَدْ أَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُوَارِي سَوْآتِكُمْ وَرِيشًا وَلِبَاسُ التَّقْوَىٰ ذَٰلِكَ خَيْرٌ ذَٰلِكَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ۔

اے آدم کے بیٹے ہم نے تمہیں لباس عطا کیا ہے تاکہ تم اپنی عفت کو محفوظ کر سکو، اور تقوی کا لباس تو سب سے بہتر لباس ہے، یہ آیت الٰہی ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کر سکو۔

اس آیہ کریمہ میں پروردیگار نے دو طرح کے لباس کا تذکرہ کیا ہے، معنوی لباس اور ظاہری لباس۔

ا۔ظاہری لباس کے دو مقاصد ہو سکتے ہیں

فیزیکل مقصد: زیبایش اور موسمی اثرات سے بچنا۔اس کے لیے لباس کو ریشا سے تعبیر کیا ہے جو پرندوں کے پروں کی خصوصیت ہے کہ زیبایشش اور گرمایش دونوں کام دیتے ہیں۔

اخلاقی مقصد: زیبائی اور محاسن ظاہری کو چھپانا ہے تاکہ فحشا اور منکرات سے بچ سکے۔

اس آیت میں حجاب کی اہمیت اس جملے سے معلوم ہوتا ہے "بنی اٰدم لا یفتننکم الشیطان کما اخرج ابویکم من جبۃ ینزع عنھما لباسھما"

اے اٰدم کی اولاد، شیطان تمہیں کہیں فتنے میں نہ لگادیں، جیسے اس نے تمہارے والدین (ادم وحوا) سے ان کا لباس چھین کر جنت سے نکلوادیا تھا۔

یہاں سے معلوم ہو جاتا ہے کہ لباس سے بے احتیاطی جنت سے محرومی کا سبب ہے، جیسے یہاں پر جناب اٰدم اور حوا کے حوالے سے بیان کیا گیا ہے۔

۲۔ معنوی لباس: اس آیت میں تقوی کو معنوی لباس قرار دیا ہے، جس کی ایک قسم عفت ہی ہے جو انسان کو شہویات اور جنسی بے راہ روی سے روکتی ہے۔پس عفاف کی اہمیت آیت کے اس جملے ولباس التقوی ذالک خیر سے ہی واضح ہو جاتی ہے۔

(۲) سورہ احزاب کی آیت ۵۹ حجاب کے فرض ہونے پر دلالت کرتی ہے۔جس میں ازدواج پیامبر، پیامبر کی بیٹیاں، اور مومنین کی عورتوں کے لیے حجاب اوڑھنے کا حکم ہوا ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَنْ يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا؛

اے نبی اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مومنین کی خواتین سے کہدو کہ اپنی چادروں کو اوڑھ لیں، یہ (ان کے لیے) مناسب طریقہ ہے تاکہ وہ پہچانی نہ جایے اور کوئی ان کو نہ ستایے اور اللہ بخشنے والا اور رحیم ہے۔

عربی زبان کے ماہرین اور مفسرین نے لفظ جلباب کے لیے مختلف معانی ذکر کیے ہیں مگران تمام معنوں کے درمیان ایک قدرمشترک پایا جاتا ہے، وہ یہ کہ جلباب زینت اور محاسن کو چھپانے کے لیے اوڑھنے والا لباس ہوتا ہے، اور اختلاف صرف، سائز اور شکل میں کیا ہے، بعض نے سرتا پیر تک پورے بدن کو ڈھانپنے والا لباس مراد لیا ہے، بعض نے عورتوں کے کپڑوں کے اوپر پہنے جانے والا لباس جو کندھوں سے پاوں تک کو ڈھانپ لیں کو مراد لیا ہے، اور بعض نے عورتوں کے سر اور سینے کو ڈھانپنے والا لباس مراد لیا ہے۔

مگرآیہ کریمہ کی شان نزول اور سیاق وسباق کو دیکھ کر احتمال قوی حاصل ہو جاتا ہے کہ اس لباس سے مراد سرتا پیر تک کے سارے بدن کو چھپانے والا لباس مراد ہے۔

(۳) سورہ نور آیت ۳۱ : «وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَىٰ عَوْرَاتِ النِّسَاءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِنَّ وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ»؛ اے رسول مومنہ عورتوں سے کہہ دیجیے کہ اپنی آنکھوں کو (ہوس بازوں کی نگاہ) سے محفوظ رکھیں، اور اسی طرح اپنے دامن عفت کو محفوظ رکھیں، اور ااپنے اعضاء کو (سوائے ان اعضاء کے جن کا ظاہر کرنا جائز ہے) نمایاں نہ کریں، اور اپنے ڈوپٹے کو سینے پر ڈالیں (تاکہ گردن اور سینہ اس کے ذریعے چھپ جائے)، اور اپنی زینت (اعضاء) کو سوائے اپنے شوہر، یاوالد، یا اپنے شوہر کے والد، یا اپنے بیٹوں، یا اپنے بھائیوں، یا اپنے بھائیوں کے بیٹوں، یا اپنی بہنوں کے بیٹوں، یا اپنے ہم مذہب عورتوں، یا اپنی کنیزوں، بے وقوف مردوں کو جوان سے وابسطہ ہیں اور عورتوں کی طرف کوئی رغبت نہ رکھتے ہوں، یا جو بچے

جنسی امور سے اگاہی نہیں رکھتے ہیں، کے علاوہ کسی دوسرے کے لئے نمایاں نہ کریں، اور (اے پیغبر آپ صاحبان ایمان عورتوں سے کہہ دیجیے کہ (راستہ چلتے وقت اپنے اقدموں کو زمین پر اس طرح رکھیں کہ ان کی مخفی زینت ظاہر نہ ہو پائے (یعنی پیروں کی پائل کی آواز لوگوں کے کانوں تک نہ پہنچنے پائے)، اے مومنوں سب کے سب اللہ کی طرف پلٹ آو، تاکہ نجات پاو۔

ان دو آیتوں میں پانچ قسم کے دستور پردے اور اس کی کیفیت کے بارے میں بیان ہوئے ہیں

«وَلَا یُبۡدِینَ زِینَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنۡهَا» اپنی زینت کو سوائے اس کے کہ جو ظاہر ہیں نمایاں نہ کریں۔

«وَلۡیَضۡرِبۡنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُیُوبِهِنَّ» اپنے ڈوپٹے یا چادر کو اپنے سینے پر ڈالیں، تاکہ گردن اور سینہ اس کے ذریعے چھپ جائے۔

«وَلَا یُبۡدِینَ زِینَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ او۔۔ ۔» اپنی زینت کو اپنے شوہر۔۔۔ کے علاوہ دوسروں پر نمایاں نہ کریں۔

«وَلَا یَضۡرِبۡنَ بِأَرۡجُلِهِنَّ لِیُعۡلَمَ مَا یُخۡفِینَ مِن زِینَتِهِنَّ» اپنے پیروں کو زمین پر اس طرح رکھیں کہ ان کی مخفی زینت آشکار نہ ہو جائے

"یُدۡنِینَ عَلَیۡهِنَّ مِن جَلَٰبِیبِهِنَّ" اپنے ڈوپٹے کو اپنے اوپر ڈالیں۔

یوں قرآن مجید میں حجاب وعفاف سے مربوط ان تمام دستوروں کو امر و نہی کے قالب میں ڈال کر خدا وند عالم نے ذکر فرمایا ہے، جو پردے کی ضرورت واہمیت کو ہی بیان کرتے ہیں۔

حجاب وعفاف احادیث کی نگاہ میں

قران مجید کی پردے سے متعلق آیات کی توضیح وتفسیر کی ذیل میں اور پردے کی اہمیت کے حوالے سے پیامبر گرامی قدر اور آیمہ اطہار علیہم السلام سے بہت سی احادیث نقل ہویی ہیں ان میں سے چندروایات کے ذریعے سے پردہ اور عفت کی ضرورت اور اہمیت بیان کرنے کی کوشش کی جایے گی۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت

رسول اکرم فرماتے ہیں کہ اہل جہنم کی دو قسمیں ہیں جن میں سے دوسری قسم وہ عورتیں ہیں جو لباس پہننے کے باوجود برہنہ ہوتی ہیں، دوسروں کو اپنی طرف مائل کرتی ہیں اور خود دوسروں کی طرف مائل ہوتی ہیں، ان کے سر اونٹوں کی جھکی کوہانوں کی مانند ہوتے ہیں، اس قسم کی عورتیں نہ توبہشت میں جایے گی اور نہ ہی اس کی خوشبوں سونگھیں گی۔ (مسلم، ج ۳، ص ۱۶۸۰، میزان الحکمہ، ج ۲ فصل حجاب)

رسول اکرم کی اس حدیث سے پردے کے حوالے سے چند باتیں سمجھ میں آجاتی ہیں۔

اس حدیث میں ان عورتوں کی مزمت ہوئی ہے، جو ظاہرا اسلامی لباس میں ہوتی ہیں مگر اس لباس کے تقدس اور ھدف کو برقرار نہیں رکھتی ہیں، حدیث کے مطابق ایسی عورت کی دو نشانیاں ہو سکتی ہیں۔

- ❖ حجاب میں رہ کر بھی عشوہ اور اداوں کے ذریعے سے مردوں کو برائی کی طرف دعوت دینگی۔
- ❖ حجاب میں ہونگی مگر اپنے سر کے بالوں کو کچھ اس طرح سے بنا‌ئینگی کہ جو اونٹوں کے کوہانی کی طرح دیکھائی دینے لگے گا۔اس کے علاوہ اور بھی بہت سی روایت میں عورتوں کے بالوں کو اس طرح بنانے سے منع کیا ہے۔ لہٰذا ان دو صورتیں میں اگرچہ خاتون حجاب میں ہی کیوں نہ ہو اس حجاب کا فایدہ نہیں ہوگا۔

اس روایت کے آخری کلمات "اس قسم کی عورتیں نہ تو بہشت میں جایے گی اور نہ ہی اس کی خوشبو ن سونگھیں گی" سے حجاب وعفاف کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے۔

روایت امیر المومنین علیہ السلام: پردے کی سختی خواتین کی عزت وآبرو کو برقرار رکھنے والی ہے۔ (نہج البلاغہ مکتوب ۳۱)

امام علیہ السلام نے عورت کی عزت اور آبرو کا محافظ، حجاب وعفاف کو ہی جانا ہے۔ بعض دانشور اس سختی سے مراد شدت پسندانہ حجاب لیتے ہیں جو کہ درست نہیں ہے۔ کیونکہ پردے میں سختی سے مراد گھر میں محصور کرنا نہیں ہے بلکہ عورت گھر میں ہو، یا گھر سے باہر ہو اگر اپنے لباس اور عفاف کا خیال رکھے تو باحجاب اور باعفت کہلایے گی۔

نیز ایک اور مقام پر آپ نے اپنے فرزندہ امام حضرت حسن مجتبیٰ علیہ السلام سے فرمایا، خواتین کو پردے میں بیٹھا کر ان کی آنکھوں کو تاک جھانک سے روکوں، کیونکہ پردے کی سختی تمہارے حق میں بھی بہتر ہیں اور شک وشبہ کے اعتبار سے ان کے حق میں بھی بہتر ہے، ان کا گھروں سے نکلنا اس سے زیادہ خطرناک نہیں ہے، جتنا کسی ناقابل اعتماد شخص کا گھر میں آنا ہے۔ اگر ہو سکے تو ایسا کرو کہ تمہارے علاوہ کسی غیر مرد کو وہ پہچانتی ہی نہ ہو۔ (بہار الانوار، ج ۷۷، ص ۲۱۴ بحوالہ شیعہ حجاب ویکی پیڈیا)

اس روایت کے پہلے جملے سے عورت کی اجتماعی زندگی کے حدود سمجھ میں آتے ہیں کہ جب وہ کسی ایسی جگہ جایے، جہاں مرد بھی موجود ہو تو وہاں کس لباس میں جایے، اور کیسے شک وشبہات کے شر سے محفوظ ہو جائے۔

اور روایت کے دوسرے جملے میں گھر کو تحفظ دینے کے حوالے سے نصحت ملتی ہے، ایسا نہ ہو کہ ایک انسان اپنی خواتین کو گھر سے باہر بھیجنے کے لیے تو سختی کریں اور ان کو لباس کا پابند تو بنایے۔ مگر گھریلو تعلقات ایسے افراد سے وابسطہ رکھیں جو خاین ہو یا قابل اعتماد نہ ہو۔

فرمان جناب سیدہ طاہرہ علیہا السلام : جناب رسول نے جب جناب سیدہ سے پوچھا کہ عورت کے لیے سب سے بہتر کیا ہے۔ تو فرمایا کہ نہ وہ کسی نامحرم کو دیکھیں، نہ کویی نامحرم مرد اسے دیکھے۔

(بیت الاحزان، ص ۲۲) ۔ اس حدیث سے حجاب وعفاف کی ضرورت و اہمیت بلکل عیاں ہے۔ مگر اس حدیث میں نامحرم کو نہ دیکھنے اور نامحرم کا اسے نہ دیکھنے سے کیا مراد ہو سکتا ہے؟

اگر اس سے عورت کا ہر حال میں پیداش سے تا موت تک گھر نیشن ہو کر رہنا مراد لیا جایے تو پھر انسانی معاشر میں ہرج و مرج بھی لازم آجایے گا، اور خود جناب سیدہ کی سیرت کا بھی مخالف ہو گا۔ کیونکہ جناب سیدہ رسول اکرم کے ساتھ محاذ پر جاتی تھیں اور مجاہدین کے لیے کھانہ تیار کرتی تھیں، اس کے علاوہ جناب سیدہ سے منسوب وہ تمام صحیح سند خطبات جو آپ نے اصحاب وانصار کے مجموعے اور ان کے گھروں میں جا کر ارشاز فرمایا ہے۔ لہٰذا عورت کی بہترین خوبی یہ ہو سکتی ہے کہ عورت ہر حال میں ایسے لباس میں بیٹھے جس سے اس کے بدن کے وضع، قطع ظاہر نہ ہو جاے اور اپنی آنکھوں کی اس طرح سے حفاظت کی جاے کہ اپنے محرم مردوں کے علاوہ کسی بھی نامحرم مرد کی جسمانی خوبی اور خامی اس کے لیے واضح نہ ہو جایے۔

نتیجہ:

اسلام کی نگاہ میں حجاب وعفاف مھم ہیں، ایک اخلاقی اعتبار سے اور ایک عملی اعتبار سے۔ بلکہ ان کا رشتہ اسلام کی نگاہ میں لازم وملزوم جیسا ہے، لہٰذا جس کسی خاتون کے پاس عفاف ہو گا وہ یقین باحیا اور باپردہ عورت ہو گی، اور اگر کویی عورت پردہ کرے، مگر عفاف میں نہ رہے تو بھی بے پردہ شمار ہو گی۔ اس بات پر شاہد رسول اکرم کی یہی روایت کہ جس میں رسول اکرم فرماتے ہیں کہ اہل جہنم کی دو قسمیں ہیں جن میں سے دوسری قسم وہ عورتیں ہیں جو لباس پہننے کے باوجود برہنہ ہوتی ہیں، دوسروں کو اپنی طرف مائل کرتی ہیں اور خود دوسروں کی طرف مائل ہوتی ہیں، ان کے سر اونٹوں کی جھکی کاہانوں کی مانند ہوتے ہیں، اس قسم کی عورتیں نہ تو بہشت میں جایے گی اور نہ ہی اس کی خوشبوں سونگھیں گی۔ (مسلم، ج ۳، ص ۱۶۸۰، میزان الحکمہ، ج ۲ فصل حجاب)

لہٰذا یہ کہنا کہ پردہ میں نہ رہے تو کوئی بات نہیں دل صاف ہونا چاہیے، ایسا عقیدہ رکھنے والی خواتین اور ان کے مرد یا تو ناسمجھی کی وجہ سے دوکھے میں ہیں، یا تو اسلامی معاشرے میں بدنامی سے بچنے کے لیے اپنے عمل کے لیے ایک جواز فراہم کر کے دوسروں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کیونکہ اسلام کی نگاہ میں بے عفت اور بد حجاب عورت صرف وہ نہیں کہ جو زناکار ہو بلکہ اسلام کی نگاہ میں بے عفت اور بد حجاب عورتوں میں وہ عورت بھی شامل ہے کہ جو اپنے محاسن اور آرایش کو نامحرم کے لیے دیکھانے میں آر نہ سمجھتی ہو۔

اسلام حجاب کے حکم میں بھی عفاف ہی کو مقصود لیتا ہے، کیونکہ عفاف کا ثمرہ ہی معاشرے میں پاکی اور امنیت کا قیام اور جنسی بے راہ روی اور انحرافات سے بچانا ہے، تا کہ انسانی معاشرہ تکامل کی راہ طے کر سکے۔

منابع

(۱) القرآن کریم

(۲) مجمع البحرین شیخ فخرالدین طریحی. و تحقیق احمد الحسینی, نشر: تہران: مرتضوی، ۱۳۶۲ش, پی۔ڈی۔ایف

(۳) محمد بن یعقوب فروزآبادی, قاموس المحیط , ناشر, دار الکتب العلمیۃ، منشورات محمد علی بیضون. مکان نشر, بیروت _ لبنان.

(۴) محمد بن مکرم بن علی،ابوالفضل، جمال الدین ابن منظور الانصاری, لسان العرب, الناشر: دار صادر _ بیروتالطبعۃ: الثانیۃ- ۱۴۱۴

(۵) ۔صفی پوری شیرازی، منتہی الارب, تصحیح و تعلیق: محمد حسن فؤادیان، علیرضا حاجیان نژاد، مؤسسہ انتشارات دانشگاہ تہران۔پی۔ڈی۔ایف

(۶): وحید الزمان, صحیح مسلم ترجمہ ,مکتبہ نعمانیہ اردو بازار لاہور پاکستان، پی۔ڈی۔ایف

(۷) ابن عبد ربہ، شہاب الدین ابو عمرو احمد بن محمد (۲۴۶ _ ۳۲۸ق) , عقدالفرید، ج۲، ص۲۶۸۔ پی۔ڈی ایف

(۸) نہج البلاغہ مکتوبات

(۹) المحمدی الری شہری، الشیخ محمد, میزان الحکمہ جلد ۲ فصل حجاب, ڈاکٹر محمد حسن رضوی ناشر واکیڈمی آف قرانک اسٹڈیز اینڈ اسلامک ریسرچ

(۱۰) عباس قمی, کتاب بیت الاحزان شیخ, ترجمہ و تحقیق, مجتبی خورشید ینشر، ناشر، انتشارات طوبای محبت

(۱۱) محی الدین ابن عربی، الفتوحات المکیۃ، ج ۴، ص ۲۵۷، دار صادر، بیروت.